بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنی زمین میں دوسرے شخص سے اخراجات کرواکر پیداوار نصف نصف تقسیم کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ ہماری اپنی زرعی زمین ہے، مگر ہمارے پاس زراعت کے اخراجات نہیں ہیں، تو کیا ہم ایسا کرسکتے ہیں کہ کسی شخص مثلا: زید کے ساتھ یوں معاہدہ کرلیں کہ زراعت کے سارے اخراجات یعنی بیج، ہل چلانے وغیرہ کے اخراجات زید کے ذمے ہوں گے، باقی زمین بھی ہماری ہوگی اور کام بھی ہم کریں گے اور جو پیداوار ہوگی وہ نصف نصف تقسیم کرلیں گے؟

اس میں تین صورتیں ہوسکتی ہیں: ایک یہ کہ زید رقم ہمارے حوالے نہ کرے، بلکہ خود ہی بیج وغیرہ خرید کر ہمیں دے اور ہم آگے کام کرکے زراعت کریں اور زراعت نصف نصف تقسیم ہوگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ زید زراعت میں شرکت کے طور پر ہمیں رقم دے، اخراجات ہم کریں اور طے یہ ہو کہ فصل ہونے پر، پہلے زید کی دی ہوئی رقم پوری کی جائے گی، اس کے بعد جو زراعت بچے گی وہ ہم نصف نصف تقسیم کریں گے۔ تیسری صورت یہ کہ زید ہمیں بطور قرض رقم دے اور ہم اپنی مرضی سے اخراجات کریں، ہم زید کی دی گئی رقم واپس کرنے کے پابند ہوں گے چاہے فصل ہو یا نہ ہو، اور فصل ہونے پر زراعت میں سے بھی زید کو تہائی حصہ یا چھٹا حصہ دینے کے پابند ہوں گے۔ تینوں صورتوں کا حکم بیان فرمائیں۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں سوال میں بیان کردہ تینوں ہی صورتیں جائز نہیں ہیں۔ **پہلی صورت** (جس میں زید خود ہی بیج وغیرہ خرید کردے گا) اس لئے جائز نہیں ہے کہ یہ مزارعت کا معاہدہ ہے اور مزارعت کے معاہدے میں جس شخص کی زمین ہو، اسی پر ہی کام کرنے کی شرط لگا دینا مزارعت کے معاہدے کو فاسد کردیتا ہے، سوال میں بیان کردہ صورت میں بھی زمین کے مالک کے ذمے ہی کام کرنے کی ذمہ داری طے ہورہی ہے، لہٰذا مزارعت کا یہ معاہدہ کرنا، جائز نہیں ہے۔

دوسری صورت کے ناجائز ہونے کی ایک وجہ تو وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ مزارعت میں ایسی شرط لگانا بھی مزارعت کو فاسد کردیتا ہے کہ بیج دینے والا فصل میں سے پہلے اپنے بیج واپس لے گا، جو فصل باقی بچے گی اسے نصف نصف تقسیم کیا جائے گا، یہاں بھی زید بیج وغیر کے لیے ہی رقم دے رہا ہے اور شرط کررہا ہے کہ پہلے میری دی ہوئی رقم پوری کی جائے، بعد میں جو بچے گا اسے نصف نصف تقسیم کیا جائے گا۔

تیسری صورت اس لئے ناجائز ہے کہ اس صورت میں جب بطور قرض دی گئی زید کی پوری رقم واپس کرنا ضروری ہے، چاہے زراعت

کرنے والے کو نفع ہو یا نقصان، اور زید اس قرض کی واپسی کے ساتھ زراعت میں بھی حصہ لے گا تو یہ حصہ، قرض پر نفع ہوگا اور قرض پر نفع سود ہوتا ہے، اس لئے یہ صورت بھی ناجائز و گناہ ہے۔

اس کے جواز کی صورت یہ ہے کہ مزارعت کی دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ زمین والے کی صرف زمین ہو، باقی بیج، ہل چلانا اور کام دوسرے کا ہو، یا زمین، بیج، ہل سب کچھ ایک کا ہو، دوسرا صرف کام کرے یا زمین اور بیج ایک کا ہو اور ہل چلانا اور کام کرنا دوسرے کا ہو۔

زمین والے پر کام کرنے کی شرط رکھنا، مزارعت کو فاسد کر دیتا ہے۔ بدائع الصنائع میں مزارعت کو فاسد کر دینے والی شرائط میں فرمایا:
"منها شرط العمل على صاحب الأرض لأن ذلك يمنع التسليم وهو التخلية۔۔۔ ومنها شرط العمل والأرض جميعا من جانب واحد، لأن ذلك خلاف مورد الشرع" ترجمہ: ان شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ زمین والے پر بھی کام کی شرط کر دی جائے، اس سے مزارعت اس لئے فاسد ہوگی، کیونکہ اس میں زمین کو سپرد کرنا یعنی زمین اور مزارع کے درمیان تخلیہ نہیں پایا جا رہا۔۔ انہیں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ کام اور زمین دونوں ہی ایک جانب سے ہوں (تو مزارعت فاسد ہو جائے گی) کیونکہ یہ شرط شریعت میں وارد مزارعت کے معاملے کے برخلاف ہے۔ (بدائع الصنائع جلد 8، صفحہ 274، مطبوعہ بیروت)

محیط رضوی اور خزانۃ الاکمل میں ہے: "واللفظ للمحيط" لو دفع البذر الى رجل ليزرعه في أرضه ويقوم عليه على أن الخارج بينهما نصفان لم يجز، لأن المزارع لو كان عاملا مع رب الأرض لم يجز لفوات التخلية بين الأرض والمزارع، فلأن لا تجوز هذه المزارعة وقد شرط كل العمل على رب الأرض أولى" ترجمہ: اگر بیج ایک شخص کو دیے تاکہ وہ اسے اپنی زمین میں اگائے اور زراعت کی دیکھ بھال کرے اس شرط پر کہ جو پیداوار ہوگی وہ نصف نصف ہوگی، تو یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ اگر زمین والے کے ساتھ مزارع بھی کام کرتا تب بھی مزارعت جائز نہیں تھی کہ زمین اور مزارع میں تخلیہ نہیں ہوا، یہاں تو سارا کام ہی زمین والے پر شرط کر دیا گیا ہے، تو یہاں بدرجہ اولی جائز نہیں ہوگا۔ (المحیط الرضوی جلد 6، صفحہ 258، مطبوعہ بیروت)

فصل میں پہلے بیج لیا جائے گا، باقی کو نصف نصف تقسیم کیا جائے گا، ایسا عقدِ مزارعت فاسد ہے۔ ہدایہ کی شرح غایۃ البیان میں ہے:
"قال الحاكم الشهيد في الكافي: واذا شرط في المزارعة أن يرفع صاحب البذر بذره، والباقي بينهما نصفان فهو فاسد۔ قال شيخ الاسلام علاء الدين الاسبيجابي: لأن هذا شرط يوهم قطع الشركة، لأنه يحتمل ألا يخرج أكثر من هذا القدر، فلا يستحق العامل شيئا، والعقد لا ينعقد على وجه يتخلف عنه مقصوده۔" ترجمہ: امام حاکم شہید رحمہ اللہ نے کافی میں فرمایا: مزارعت میں جب یہ شرط کر دی جائے کہ بیج دینے والا، پہلے اپنا بیج اٹھا لے گا، جو باقی بچے گا وہ دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا، تو ایسی مزارعت فاسد ہے۔ شیخ الاسلام علاء الدین اسبیجابی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس مزارعت کے فاسد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسی شرط ہے جس میں اندیشہ ہے کہ شرکت ہی باقی نہ رہے، اس لئے کہ ہو سکتا ہے فصل میں سے اتنا ہی حاصل ہو جتنا بیج والے کا بیج ہے، تو کام کرنے والے کو اس صورت میں کچھ بھی نہیں ملے گا، اور عقد ایسے طریقے پر منعقد نہیں ہوتا جس میں اس کا مقصود ہی حاصل نہ ہو۔ (غایۃ البیان، جلد 15، صفحہ 136، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں مزارعت کی شرائط میں فرمایا: "ہر ایک کو کیا ملے گا اس کا عقد میں ذکر کرنا ضروری ہے۔ اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں دونوں کی شرکت ہو اگر فقط ایک کو دینا قرار پایا، تو عقد صحیح نہیں۔۔۔۔اور جو مقدار ہو ہر ایک کے لیے اس کا متعین ہو جانا ضرور ہے، مثلاً: نصف یا تہائی یا چوتھائی اور جو کچھ حصہ ہو وہ جزو شائع ہو، لہٰذا اگر ایک کے لیے یہ ٹھہرا کہ ایک من یا دو من دیے جائیں گے تو صحیح نہیں۔ **یوہیں اگر یہ ٹھہرا کہ بیج کی مقدار نکالنے کے بعد باقی کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا، تو مزارعت صحیح نہ ہوئی۔**" (بہارِ شریعت، جلد 3، صفحہ 288.289، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قرض پر نفع لینا سود ہے۔ کنز العمال میں ہے: "کل قرض جر منفعة فھو ربا" ترجمہ: قرض جو بھی نفع لائے وہ سود ہے۔ (کنز العمال جلد 6، صفحہ 238، حدیث نمبر 15516، مطبوعہ بیروت)

شرح معانی الآثار میں ہے: "وحرم کل قرض جر منفعة" ترجمہ: ایسا قرض دینا حرام ہے جو نفع کھینچ کر لائے۔ (شرح معانی الآثار جلد 3، صفحہ 329، مطبوعہ بیروت)

مزارعت کے جواز کی صورتیں ذکر کرتے ہوئے مختصر الطحاوی میں فرمایا: "قال محمد بن الحسن: المزارعة على أربعة أوجه: فثلاثة أوجه منها تجوز المزارعة عليها، ووجه منها لا تجوز المزارعة عليه: فأما الثلاثة الأوجه التي تجوز المزارعة عليها فأن يكون البذر من قبل المزارع والعمل والآلة المستعملة فيها كلها من قبله، فهذا وجه، أو يكون البذر من قبل رب الأرض، والآلة كلها من قبل المزارع فهذا وجه، أو يكون البذر والآلة كلها من قبل رب الأرض والعمل من قبل المزارع فهذا وجه، فالمزارعة في كل واحد من هذه الثلاثة الأوجه جائزة۔)" ترجمہ: امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مزارعت چار صورتوں پر ہے، جس میں سے تین صورتیں درست ہیں، اور ایک صورت پر مزارعت جائز نہیں ہے۔ جو تین صورتیں درست ہیں وہ یہ ہیں: **ایک یہ کہ بیج، کام، آلہ (یعنی ہل بیل) سب مزارع کی طرف سے ہوں (زمین والے کی صرف زمین ہو)** تو یہ مزارعت جائز ہے۔ دوسری صورت یہ کہ **زمین اور بیج، زمین والے کی طرف سے ہو، آلہ (یعنی ہل بیل) سارے کا سارا، مزارع کی طرف سے ہو**، یہ بھی درست ہے۔ تیسری صورت یہ کہ **بیج، ہل بیل سب کا سب زمین والے کی طرف سے ہو اور کام صرف مزارع کی طرف سے ہو** تو یہ صورت بھی درست ہے۔ مزارعت کی یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ (مختصر الطحاوی، صفحہ 133، مطبوعہ مصر)

بہارِ شریعت میں ہے: "ایک شخص کی زمین اور بیج اور دوسرا شخص اپنے ہل بیل سے جوتے بوئے گا، یا ایک کی فقط زمین، باقی سب کچھ دوسرے کا یعنی بیج بھی اسی کے اور ہل بیل بھی اسی کے اور کام بھی یہی کرے گا، یا مزارع صرف کام کرے گا باقی سب کچھ مالک زمین کا، یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔" (بہارِ شریعت جلد 3، حصہ 15، صفحہ 289، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0323

تاریخ اجراء: 14 ربیع الاول 1448ھ/28 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net